۱۷؍ جون ۱۹۰۷ء

خطبہ نکاح

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے مکرم مولوی غلام نبی صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا جو مولوی حبیب اللہ صاحب مدرس چینی گاڑہ کی بیٹی کے ساتھ ہوا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اس مسنونہ عجائبات و اغراض و منافع نکاح کا بیان ہے۔ الحمد للہ کہہ کر عسر یسر ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کا تہ دل سے اقرار ہے۔ پھر چونکہ انسان میں ضعف ہے اور ذمہ داری اس کی بھاری' چنانچہ یہی نکاح کا معاملہ ہے۔ کوئی ہزار کوشش کرے پھر بھی کئی مشکلات پیش آ جاتی ہیں۔ اپنی طرف سے لڑکا یا لڑکی اچھی تلاش کر کے پیوند کیا جاتا ہے مگر نتیجہ خلاف امید نکلتا ہے۔ اس لئے اس مشکل کے حل کے لئے خدا سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ مہر میں کئی شرائط کی تو جا سکتی ہیں مگر ان کا پورا کرنا بھی خدا کے فضل سے ممکن ہے۔ مثلاً یہی ہمارے مولوی صاحب کی شرط بھی (گویا بنظر حالات ظاہری کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو گا) اسی قبیل سے ہے جس کے لئے خاص ذمہ داری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو جب نوح علیہ السلام کو کہا گیا کہ جس کا علم نہ ہو اس کی نسبت سوال مت

کرتو آپ نے عرض کیا رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَالَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ (ھود:۴۸)۔ یہ نہیں کہا کہ میں نہیں کروں گا۔ پھر میں یہ کہتا ہوں کہ وعدہ خلافی کا نتیجہ بطور عقوبت نفاق ہوتا ہے جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ (التوبہ:۷۷)۔ پس ہم ایسی شرطوں سے ڈرتے ہیں۔ پھر چونکہ ارادوں میں ناکامیاں اپنی ہی کمزوریوں اور بدعملیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں اس لئے اس خطبہ میں ہے کہ نَسْتَغْفِرُهٗ۔ اور پھر اخیر میں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔ چونکہ تدبیر سے کام لے کر پھر اللہ پر توکل اور اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کردینا چاہئے اس لئے نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ فرمایا۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۲---- ۲۴؍ جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

☆-☆-☆-☆